مطبوعات

مقالاتِ احسانی } تالیف۔ مولانا سید مناظر احسنؒ گیلانی
ناشر۔ ادارہ مجلسِ علمی کراچی

صفحات۔ ۴۹۶۔ قیمت۔ چھ روپے آٹھ آنے

مولانا سید مناظر احسنؒ گیلانی کی شخصیت پاک و ہند میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اُن کی کسی رائے سے اختلاف کیا جا سکتا ہے مگر اُن کے تبحرِ علمی، اُن کے پاکیزہ احساسات، اور اُن کی دین سے محبت اور شیفتگی کے بارے میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں۔ اُن کی پوری زندگی دینِ حق کی خدمت میں صرف ہوئی۔ زیرِ تبصرہ کتاب مولانا مرحوم کے تصوّف و احسان کے موضوع پر چند نہایت ہی بیش قیمت اور روح پرور مقالات کا مجموعہ ہے۔ پہلے مقالہ میں مولانا نے مختصراً طریقہ غزالیہ اور طریقہ اشتغال مطلقہ کا موازنہ کیا ہے۔ دوسرے مقالہ میں طریقہ غزالیہ پر بڑی سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ تصوّف کے باب میں اس موضوع پر اس سے زیادہ وقیع مقالہ کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ ہمارے نزدیک اس کتاب کی جان مقالہ نمبر ۲ ہے جس میں مولانا نے اس حقیقت کی تصریح فرمائی ہے کہ حصولِ احسان کی صرف وہی راہ نہیں جو فنِ تصوّف کی متداول کتابوں میں اصحابِ سلاسل کی نسبت سے مذکور ہے بلکہ حق کا تلاش کرنے والا اپنے آپ کو تصوّف کے کسی سلسلہ نسبت سے وابستہ کیے بغیر محض شرعی احکام کی پابندی سے احسان کی راہ پا سکتا ہے۔ مولانا کی یہ بات بالکل صحیح اور شریعت کے مزاج کے عین مطابق ہے۔

ادارہ مجلسِ علمی کراچی نے اس کتاب کو اپنے روایتی معیارِ طباعت پر شائع کر کے تصوّف کے ادب میں ایک قابلِ قدر اضافہ کیا ہے۔

الادب المفرد } تالیف عربی حضرت امام بخاری
ترجمہ۔ مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی (مظاہری)

ناشر۔ دار الاشاعت۔ بندر روڈ۔ کراچی نمبر ۱

قیمت۔ بارہ روپے۔

یہ مقدس کتاب الادب المفرد حضرت امام بخاری کی اپنی روایت کردہ احادیث و آثار کا وہ مجموعہ ہے جس میں حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسلامی تہذیب و معاشرت اور اخلاق و معاملات کے معاملے میں تعلیمات درج ہیں۔ جو شخص بھی حضور سرور کائنات اور آپ کے جاں نثار صحابہ کے روزمرّہ کے معمولات، اُن کے خاندانی تعلقات، انسانی حقوق کے بارے میں اُن کی فرض شناسی معاشرتی اور قومی ذمہ داریوں کے متعلق اُن کا نازک احساس معلوم کرنا چاہتا ہے وہ اس ایک کتاب کے مطالعہ سے انہیں پوری طرح جان سکتا ہے۔ سیرت و کردار کی تعمیر میں یہ کتاب ہمارے نزدیک سب سے زیادہ مفید اور کارآمد ہے۔

اس قابلِ قدر کتاب کی روایات کے متعلق مفتی محمد شفیع صاحب نے حافظ ابن حجرؒ کے حوالے سے فرمایا ہے کہ نصف درجہ صحت کے اعتبار سے صحیح بخاری کے برابر ہیں۔ اور باقی نصف قوت و صحت کے اعتبار سے صحیح مسلم کے برابر ہیں اور باقی صحاح ستہ سے قوی تر ہیں۔

علامہ مفتی محمد شفیع صاحب کے فاضلانہ مقدمہ کے علاوہ مولانا خیر محمد صاحب نے کتاب کے آغاز میں علم اصول حدیث کی بعض اصطلاحات کی مختصر مگر نہایت جامع تشریح کی ہے۔ جس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوا ہے۔

اس کتاب کو مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی نے نہایت اچھے انداز میں اُردو میں منتقل کیا ہے۔ اور مطالعہ کے بعد یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس فرض کو اُنھوں نے اُسی محبّت سے سرانجام دیا ہے جس کا یہ مستحق ہے۔

ہم تمام مسلمانوں سے اس بیش قیمت کتاب کے مطالعہ کی پُرزور سفارش کرتے ہیں۔

آئینہ تثلیث
تالیف۔ مولانا کوثر نیازی
ناشر۔ مکتبہ شہاب۔ شاہ عالم مارکیٹ۔ لاہور

صفحات ۲۵۷ ۔ قیمت ۔ ایک روپیہ ۔

مغربی استعمار نے گذشتہ دو صدیوں سے عیسائیت کو اپنے استعماری عزائم کا آلہ کار بنا رکھا ہے ۔ وہ جس ملک پر بھی یلغار کرنا چاہتا ہے ۔ وہاں لشکر بھیجنے سے پہلے مکتی فوج کو ہراول دستے کی حیثیت سے بھیجتا ہے تاکہ وہ لوگوں کے دین وایمان پر ڈاکہ ڈال کر انہیں اخلاقی لحاظ سے کمزور بنا دے ۔ یورپین استعمار کی یوں تو یہ ایک عام پالیسی ہے لیکن اسے اُمتِ مسلمہ کے معاملے میں بہت مفید پایا گیا ہے اُسے اس حقیقت کا پوری طرح علم ہو گیا ہے کہ مُسلم قوم کی قوت وطاقت کا اصل سرچشمہ صرف اسلام ہی ہے ، اور اگر اسلام کی محبت مسلمانوں کے دلوں سے نکال دی جائے ، تو پھر انہیں بڑی آسانی کے ساتھ مفتوح ومغلوب کیا جا سکتا ہے ۔ اس بنا پر دُنیائے مغرب نے مسلم ممالک میں عیسائیت کا جال پھیلانے میں سر توڑ کوششیں کی ہیں ۔ عیسائی مشنریوں نے سیاسی غلبہ سے پہلے مُسلم ممالک کے اندر گھُس کر لوگوں کے دل ودماغ میں اسلام کے بارے میں مختلف شکوک وشبہات پیدا کر کے ان کی قوت کو توڑا ۔ اور اس طرح استعمار کے لیے زمین ہموار کی ۔ پھر جب تک اس کا سیاسی غلبہ قائم رہا ۔ عیسائیت نے اس کے حفظ وبقا کے لیے ہر ممکن کوشش کی ۔ اس نے سکولوں ، کالجوں اور ہسپتالوں کے لیے ذریعہ استعمار کے بیے وہ خدمات سرانجام دیں جو کبھی اُس کی فوج اور مختلف انتظامی شعبے بھی نہ دے سکے ۔ اور سیاسی غلبہ کے بعد جب اُسے ممالک کو چھوڑنا پڑا ، تو یہ مشنری ادارے استعمار کے ناپاک عزائم کی برابر تکمیل کرتے رہے ۔

پاکستان میں آج عیسائیت کے نام پر جو کاروبار ہو رہا ہے وہ اس حقیقت کی کھُلی شہادت ہے ۔ ۱۹۴۷ء کے بعد مکتی فوج نے اپنی سرگرمیاں تیز تر کر دی ہیں اور ہماری رواداری سے جس کے ڈانڈے بے حمیتی سے ملتے ہیں ، ناجائز فائدہ اُٹھا کر مسلمانوں کو مُرتد بنایا جا رہا ہے ۔ اس ضمن میں جو حقائق سامنے آئے ہیں وہ بڑے ہی دلفگار اور عبرتناک ہیں ۔ انہیں پڑھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ مُسلم قوم کو اگر اسی ذلت اور خواری کے ساتھ جینا ہے تو پھر اسے زمین کے سینہ پر جینے کی بجائے اسے موت کی آغوش میں پناہ لینی چاہئے ۔

مسیحیت کی جو مسخ شدہ صورت اس وقت ہمارے سامنے ہے اُس میں مسلمان کشش کا کوئی پہلو نہیں پا سکتا ۔ توحید اور رسالت جیسے سادہ اور دل ودماغ کو اپیل کرنے والے عقائد کو چھوڑ کر وہ تثلیث کے

گو رکھ دھندوں ہیں کیونکر اُلجھ سکتا ہے۔ وہ اگر عیسائیت کی طرف بڑھتا ہے تو اس کے صرف دو وجوہ ہیں۔ ایک روشن خیالی کا جنون اور دوسرے غربت اور افلاس۔ شہروں کے کھاتے پیتے گھرانوں کے بچوں کو تہذیب اور اعلیٰ تعلیم کی کشش عیسائی مدرسوں کی طرف کھینچ لیتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ چند سالوں کے اندر اپنے دین، اپنی روایات سے یکسر بیگانہ ہو جاتے ہیں اور وہ خواہ کھلے بندوں عیسائیت پر ایمان نہ لائیں لیکن اُس تہذیب کے پرستار ضرور بن جاتے ہیں جس کے اندر کسی مذہب کے ماننے کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ اور اگر کوئی مذہب قابلِ قبول ہو سکتا ہے تو وہ صرف عیسائیت ہی ہے۔ چنانچہ دیکھیے کہ جو لوگ اس تہذیب میں رنگے ہوئے ہیں وہ اگر مسلمان بھی ہیں تو اُن کا اسلام کا تصوّر بھی بڑا عجیب و غریب ہے۔ وہ اس دین کو صرف خالق و مخلوق کے درمیان ایک پرائیویٹ رشتہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ جس کا انسان کی اجتماعی زندگی سے کوئی تعلق اور سروکار نہیں ہوتا۔

دیہاتوں میں جو لوگ عیسائیت کی آغوش میں جا رہے ہیں وہ انتہائی مفلس اور قلاش ہیں۔ انہیں دودھ کے ڈبّے، علاج و معالجہ اور تعلیم کی سہولتیں مفتوح کرتی ہیں۔ اور بسا اوقات یہ بیچارے ظالم طبقوں کی چیرہ دستیوں سے محفوظ رہنے کے لیے اپنے دین کو خیر باد کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ سفید فام پادری انہیں دنیاوی آفتوں سے بچا سکتا ہے۔

ہماری رائے میں عیسائیت کا راستہ روکنے کے لیے ہمیں مختلف محاذوں پر بیک وقت کام کرنا چاہیئے۔ سب سے پہلے تو اس کے خطرات سے پوری قوم کو آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ابھی تک عیسائی مشنریوں کی "ان معصومانہ سرگرمیوں" کے بارے میں ہمارے ذہن صاف نہیں ہوئے۔ پھر اس امر کی ضرورت ہے کہ علمی اعتبار سے عیسائیت کی خامیاں لوگوں پر واضح کی جائیں۔

مقامِ شکر ہے کہ ہمارے ہاں اس سلسلہ میں کچھ اضطراب پیدا ہوا ہے۔ خصوصاً دینی حلقوں کی طرف سے عیسائیت کو بے نقاب کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ چنانچہ پچھلے ایک سال میں اس موضوع پر بعض مفید کتب بھی شائع کی گئی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب "آئینہ تثلیث" اس سلسلہ کی ایک ایک اہم کڑی ہے۔ اس میں فاضل مصنّف نے عیسائیوں کی ریشہ دوانیوں پر بحث کرنے کے علاوہ

اُن کے عقائد اور طریق کار پر بھی بڑی سنجیدگی سے قلم اُٹھایا ہے۔ اور اس طرح وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔

کتاب کا معیارِ کتابت اور طباعت نہایت عُمدہ ہے اور قیمت نہایت کم۔ دینی ذوق رکھنے والے اصحاب کو چاہیئے کہ وہ اس کا خود بھی مطالعہ کریں اور اسے زیادہ سے زیادہ پھیلائیں۔

"ختمِ نبوّت" کے بارے میں

ایک ضروری اعلان

محترم مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی اس خواہش کے پیشِ نظر کہ مذکورہ بالا کتاب کی قیمت انتہائی کم رکھی جائے ہم نے اصل لاگت سے بھی کم قیمت پر پہلا ایڈیشن شائع کیا۔ بحمداللہ پہلا ایڈیشن جو پچیس ہزار کی تعداد میں طبع ہوا تھا ایک ہفتہ کے اندر اندر ختم ہو گیا۔

دوسرے ایڈیشن کے موقع پر بازار سے وہ کاغذ اچانک غائب ہو گیا اور انتہائی گراں قیمت پر بھی دستیاب ہونا دشوار ہو گیا۔ چنانچہ مجبوراً ہم نے دوسرا ایڈیشن دوسرے قسم کے کاغذ پر جو گراں قیمت بھی ہے طبع کرایا ہے۔ اس طرح ناقابلِ برداشت خسارہ کے پیشِ نظر ہمیں مجبوراً قیمت میں اضافہ کرنا پڑا۔ اب اس کی قیمت حسبِ ذیل ہوگی:

قیمت سستا ایڈیشن	قیمت اعلیٰ ایڈیشن
پندرہ روپے سینکڑہ۔ فی عدد ۱۷ پیسے	اٹھارہ روپے سینکڑہ۔ فی عدد ۲۰ پیسے

امید ہے کہ احباب ہماری اس مجبوری کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اس اضافے کو خندہ پیشانی سے قبول فرمائیں گے۔ چونکہ دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہونے کے قریب ہے اس لیے فرمائش جلد روانہ فرمائیں۔

المعلن

اخلاق حسین سکرٹری اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ شاہ عالم مارکیٹ لاہور